REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۱۹

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری۔

شرح چندہ

سالانہ	۱۵ روپے
ششماہی	۸ روپے
ممالک غیر	۳۰ روپے
فی پرچہ	۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۸/۴/۷۶ تک کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی حالت تا حال تشویشناک ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۳ ہجرت (مئی) حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲ ہجرت (مئی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال ربوہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ محترم موصوف کی صحت و سلامتی اور بخیریت مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔

۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۶ھ ❖ ۶ ہجرت ۱۳۵۵ہش ❖ ۶ مئی ۱۹۷۶ء

وانیمبلم میں

جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی کامیاب سالانہ کانفرنس

○ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ○ غیر معمولی حاضری ○ علمائے سلسلہ کی علمی تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس۔ نزیل وانیمبلم

خدا تعالیٰ کی بے انتہا تائید و نصرت اور فضل و کرم کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی سالانہ کانفرنس نہایت شان و شوکت کے ساتھ وانیمبلم (VANIYAMBALAM) میں مورخہ ۱۰، ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

یہ بات یہاں خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ یہاں جماعت احمدیہ کی کوئی شاخ نہیں ہے۔ اور بہت ہی مخالفانہ ماحول ہے۔ اس علاقہ میں نہایت ہی مخلص اور جاں نثار احمدی مکرم سی۔ کے محمد علوی صاحب کا ایک گھرانہ ہے۔ موصوف مجسّم تبلیغ ہیں۔ اُن کا گھر "ربوہ منزل" اور کاروبار QADIAN TIMBERS کے نام سے مشہور ہیں۔ موصوف اس علاقہ میں بہت ہی اثر و رسوخ والے ہیں۔ ایک عرصہ سے اُن کی یہ خواہش تھی کہ جو صداقت اور حقیقت انہیں ملی ہے وہ اپنی بستی والوں تک پہنچانے کے لئے یہاں ایک کانفرنس منعقد کریں۔ چنانچہ کیرلہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق مکرم سی۔ کے محمد علوی صاحب ہی کی زیرِ نگرانی ایک استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ اور قریباً دو ماہ سے اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے کوششیں شروع کیں۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اُن کے ساتھ مکرم لے۔ کیو مُسلم صاحب کی انتھک کوششیں اور شبانہ روز دوڑ دھوپ قابلِ ذکر ہے۔ فجزاہما اللہ تعالیٰ۔

مہمانانِ کرام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیرلہ کی ۲۳ جماعتوں سے قریباً ۵۰۰ مندوبین نے شرکت فرمائی۔ چونکہ یہ ایک محدود اور چھوٹا گاؤں ہے باوجود اس کے مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے نہایت شاندار انتظام کیا گیا۔ اس گاؤں میں اتنے زیادہ احمدیوں کی آمد اور اُن کی چہل پہل نے مخالفوں کی آنکھیں خیرہ کر دیں۔ اور وہ حیرانی سے دیکھنے لگے کہ اس چھوٹی سی جماعت کو دُنیا جتنا زیادہ دبانا چاہتی ہے اس سے بڑھ کر یہ دُنیا میں اُبھرتی چلی جا رہی ہے۔ ہر احمدی کا دل تشکرِ الٰہی کے جذبات سے پُر تھا۔ اور دُنیا نے ایک دفعہ پھر دیکھا کہ ان احمدیوں کے چہروں سے دُنیا کی کوئی طاقت اُن کی مُسکراہٹ چھین نہیں سکتی ——!

تشہیر

اس کانفرنس کے متعلق سارے صوبہ میں وسیع پیمانہ پر بڑے بڑے پوسٹروں اور ہزاروں چھوٹے چھوٹے اشتہاروں کے ذریعہ خوب تشہیر کی گئی تھی۔ دو دفعہ ریڈیو (A.I.R.) سے کانفرنس کے بارے میں خبریں نشر کی گئیں۔ سب سے بڑھ کر یہاں کے دو کثیر الاشاعت روزناموں "ماتروبھومی" اور "منورما" میں خبریں شائع ہوتی رہیں۔ جس سے اس کانفرنس کی تشہیر میں مزید امداد ملی۔

فضلِ خداوندی کا ظہور

وانیمبلم اور مضافات میں پچھلے کئی دنوں سے مسلسل اور موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ اس سے منتظمین کو بہت زیادہ فکر لاحق ہوتی رہی تھی۔ لیکن انہیں اس بات کا یقینِ کامل تھا کہ یہ جلسہ خالصۃً ایک روحانی اور دینی اجتماع ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانا اس اجتماع کا مقصد ہے۔ اس لئے جس طرح اس سے قبل ایسی روحانی اور دینی تقریبات میں خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی تائید و نصرت ہوتی رہی ہے اسی طرح اس وقت بھی خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا اظہار فرمائے گا۔

مورخہ ۱۰ اپریل کو جلسہ شروع ہونے سے دو گھنٹے قبل تیز بارش شروع ہوئی۔ اس وقت ہم ظہر و عصر کی نمازیں پڑھنے کے لئے کھڑے تھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر ہمیں دعاؤں کا خوب موقع ملا۔ جب ہم نے نماز شروع کی تو بارش زوروں پر تھی۔ لیکن عین موقعہ پر خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کا اظہار فرمایا۔ جونہی نمازیں ختم ہوئیں بارش تھم گئی۔ اس مختصر اور تیز بارش سے یہ فائدہ پہنچا کہ سخت گرمی اور تمازت سے نجات ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جلسہ گاہ

یہاں کے ایک وسیع و عریض گراؤنڈ میں جلسہ گاہ بنا کر سفید جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹوں سے آراستہ کر کے اس کو نہایت خوبصورتی سے مزین کیا گیا تھا۔ خاص طور پر جلسہ گاہ کا گیٹ اور سٹیج ہر خاص و عام کے لئے جاذبِ نظر تھے۔ اور اس جلسہ گاہ کا نام "مہدی نگر" رکھا گیا۔

(آگے ملاحظہ کیجئے صفحہ ۷ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ہش / ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ہش / ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوگا۔ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری فرمائیں۔

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں اُن کے لئے دونوں روحانی اجتماعات میں شامل ہونے کا بہترین موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ ہجرت ۱۳۵۵ ہش

علماءِ کرام سے صدر جمہوریہ ہند کی بعض اہم توقعات

قابلِ صد احترام صدر جمہوریۂ ہند جناب فخر الدین علی احمد گزشتہ ماہ دیوبند تشریف لے گئے تو بتاریخ ۲۴ اپریل آپ نے دار العلوم دیوبند کے اجتماع کو خطاب فرمایا۔ آپ نے اس پُرمغز خطاب میں مقامی نوعیت کی قابلِ ذکر باتوں کے علاوہ مذہبی اُمور سے متعلق عمومی رنگ کی ایسی مفید باتیں بھی بیان فرمائیں جو اس قابل ہیں کہ قدردانی کے ساتھ اس جگہ اُن کا نہ صرف ذکر کیا جائے بلکہ اُن پر سنجیدگی اور متانت سے غور و فکر بھی کیا جائے۔

عزت مآب صدرِ محترم کی فاضلانہ تقریر میں ہندوستان کے سیکولر نظامِ حکومت اور اس کی خوبیوں پر بھی مختصراً مگر جامع الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک عظیم ملک کے صدر جمہوریہ ہونے کے ناطے آپ کی یہ توضیح و تفصیل نہایت درجہ وقیع اور اہم ہے۔ آپ نے فرمایا :-

"آزادی کے بعد جب ملک کے لئے ایک دستور بنانے کا سوال پیدا ہُوا تو ہمارے عظیم رہنماؤں نے بڑی دانشمندی اور دُور اندیشی سے سیکولرزم کے اُصول کو اپنایا تھا۔ یقیناً یہ بہت اچھا اور صحیح فیصلہ تھا۔ سیکولرزم یا غیر مذہبی حکومت کا مطلب ہرگز ہرگز مذہب دُشمنی نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے دستور کے مطابق ہر شہری کو رائے اور عقیدہ کی آزادی ہو، تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اور اُونچ نیچ کی دیواروں کو ترقی کے راستہ میں رکاوٹ نہ بننے دیا جائے۔ عقیدہ یا مذہب کی بُنیاد پر کسی کے ساتھ کوئی امتیاز نہ برتا جائے۔ زبان یا علاقہ کی بنیاد پر تعصب اور تنگ نظری کے لئے کوئی جگہ نہ ہو۔ یہ سب باتیں وہی ہیں جو پیغمبرِ اسلام کے عظیم اور تاریخی خطبہ سے ہم آہنگ ہیں۔ اور جسے انسانیت کا اوّلین منشور کہا جاسکتا ہے۔"

اسی خطاب میں صدرِ محترم نے علماءِ کرام سے دینِ اسلام کے بارہ میں وقت کی ضرورت کے مطابق کچھ عملی اقدام کرنے کی توقعات کا اظہار بھی فرمایا۔ آپ نے فرمایا :-

"علماء کے اس مرکز میں اگر میں یہ یاد دلاؤں تو بیجا نہ ہوگا کہ اسلام کی نکھری ہوئی تعلیمات اس دعدے کے ساتھ دُنیا کے سامنے آئی ہیں کہ وہ انسانی فطرت کی ہمنوا اور ہر دَور اور ہر ماحول میں انسانیت کے لئے امن و فلاح و ترقی کا پیغام ہیں۔ اور ان کی انسانیت نوازی اور نفع بخشی سے ہر دَور میں فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔

ہماری دُنیا گردشِ روزگار کے سایہ میں تبدیلیوں کا ایک وسیع میدان ہے۔ حالات اور وقت کے تقاضے بدلتے رہتے ہیں۔ زندگی ہر آن ایک نئے روپ اور نئے مسائل کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہے۔ اور ہمیں اس کے ساتھ نباہ کرنا پڑتا ہے۔ اب یہ کام بیدار مغز علماء کا ہے کہ وہ اسلام کی پاکیزہ وسیع تعلیمات کو حالات کے پُورے شعور کے ساتھ اس خوبی سے دُنیا کے سامنے پیش کریں کہ ان کی دلنوازی، نفع بخشی اور تاثیر میں کسی طرح کوئی کمزوری محسوس نہ ہوسکے۔ اور ان کی صحتمند رہنمائی سے خدا کی مخلوق ہر دَور میں پُورا فائدہ اُٹھا سکے۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۷؍۴؍۷۶ صفحہ ۳)

حقیقت یہ ہے کہ جس قدر بلند منصب پر کوئی فائز ہوتا ہے اسی قدر وسیع النظری کے مواقع بھی اُسے میسّر آجاتے ہیں۔ ایک عظیم مُلک کے بلند پایہ صدر جمہوریہ ہونے کے سبب آپ کو جہاں سیاسی معاملات میں بہت اُونچے درجہ کی شخصیتوں سے ملنے اور اُن کے خیالات و نظریات کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے، وہاں مذہبی نقطۂ نظر سے بھی بمقابلہ عام بھارتی شہری کے آپ کو اس بات کا زیادہ ذاتی تجربہ ہوسکتا ہے کہ دُنیا کے مذہبی خیالات کی رَو کس طرف جارہی ہے۔ اور کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے اس وقت اسلام کو کس طریق پر دُنیا کے سامنے پیش کیا جانا زیادہ مناسب ہوگا۔ یا اسلام کی نمائندگی کرنے والے مخصوص افراد کو وقت کی ضرورت کے مطابق کس نہج پر اپنی مساعی کو رُو بعمل لانا اسلام کے لئے فائدہ مند ہے۔!

چنانچہ دار العلوم دیوبند کے پُرمغز خطاب میں جہاں صدرِ محترم نے ہندوستان میں رائج سیکولرزم یا غیر مذہبی حکومت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس کا مطلب ہرگز ہرگز مذہب دُشمنی نہیں ہے بلکہ ہمارے دستور کے مطابق ہر شہری کو رائے اور عقیدہ کی آزادی ہو۔" تو عملی طور پر جس مذہب اور عقیدہ کو آنمحترم خود پسند فرماتے ہیں، اسے ہم عقیدہ افراد کی مجلس میں اس سے متعلق کُھل کر بات بھی کی۔ بالخصوص جن اہم باتوں کی طرف آپ نے علماءِ کرام کی توجہ مبذول کرنے کا ارشاد فرمایا ہے وہ اسلامی نقطۂ نظر سے نہ صرف ضروری ہیں بلکہ وقت کی پکار کا رنگ رکھتی ہیں۔ خدا کرے کہ بیدار مغز علماءِ کرام صدرِ محترم کی توقعات کا صحیح رنگ میں مورد بننے کی توفیق پائیں۔

چونکہ دینِ اسلام آفاقی دین ہے، کسی خطّہ یا کسی طبقہ سے مخصوص نہیں اس لئے جس تشنگی کو دُور کرنے کے لئے اِس وقت ساری دُنیا کی نگاہیں اسلام کی طرف اُٹھ رہی ہیں۔ ضروری نہیں کہ بس علماءِ دیوبند ہی اس تشنگی کو دُور کرسکتے ہوں۔ بلکہ دُنیا کے وسیع و عریض خطّہ میں بسنے والے اللہ تعالیٰ کے دیگر بندے بھی اس کام کو بتوفیقِ ایزدی پُورا کرسکتے ہیں۔ جس صورت میں کہ خدا تعالیٰ نے عجیب و غریب طریق سے اندر ہی اندر دلوں میں اسلام کی طرف رجوع پیدا کر رہا ہے۔ اسی طرح اپنے غیر معمولی فضل و کرم کے ساتھ ایسے علماءِ ربّانی کو توفیق بھی دے رہا ہے کہ وقت کے چیلنج کا اسلام ہی کی پاک تعلیمات سے مدلّل اور تسلّی بخش جواب دیں۔۔۔!!

ہمارے اس خیال کو شہزادہ فیصل کی اُس تقریر سے بڑی تقویت ملتی ہے جو موصوف نے لندن میں منعقدہ عالمی اسلامی کانفرنس کے افتتاح کے موقعہ پر بتاریخ ۳ اپریل فرمائی۔ اس میں خصوصیت سے جہاں آپ نے غیر مسلم دُنیا کو معذرت خواہی کے رنگ میں کہا تھا کہ :-

"از راہِ کرم مسلمانوں کے افعال سے اسلام کے بارہ میں رائے قائم نہ کریں۔"

تو ساتھ ہی یہ واضح کر دیا تھا کہ

"ہوسکتا ہے کہ ہم اسلام کا بہترین نمونہ نہ ہوں۔ اسلام بنی نوعِ انسان کے کسی ایک گروہ کی میراث نہیں ہے۔ اسلام خدا کا ایک پیغام ہے اور تمام بنی نوعِ انسان کے لئے ہے۔"

(بدر ۱۵؍۴؍۷۶ء بحوالہ روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۶؍۴؍۷۶)

اس لئے جس صورت میں کہ بقول شہزادہ صاحب اسلام کسی ایک گروہ کی میراث نہیں ہے اور تمام بنی نوعِ انسان کے لئے ہے اور حقیقت بھی یہی ہے تو اسلام کے روشن مستقبل کے بارہ میں کسی طرح کا نہ تو اندیشہ ہوسکتا ہے اور نہ ہی یہ خیال بھی درست معلوم ہوتا ہے کہ عرفِ عام کے علماء سے ہی اسلام کا یہ تابناک مستقبل وابستہ ہے۔ چونکہ دینِ اسلام خدا کا پسندیدہ دین ہے، قرآن کریم کی یہ پیشگوئی بھی ہے کہ آخری زمانہ میں دینِ اسلام کو کُھلے رنگ میں تمام مذہبی دنیا پر رُوحانی غلبہ حاصل ہوگا اور مفسّرین کی تشریح کے مطابق یہ رُوحانی غلبہ امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانہ میں بتایا گیا ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب بھی ہے کہ یہ کام امام مہدی اور اس کی برگزیدہ جماعت کے ذریعہ بحُسن و خوبی انجام پانے والا ہے۔ چنانچہ اب تو خدا کے فضل و کرم سے اکنافِ عالم میں اس طور کے واضح مشاہدات بھی کئے جاسکتے ہیں۔ بالخصوص ان مقامات پر جہاں احمدیہ جماعت کی طرف سے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی مہم بڑی ہی کامیابی کے ساتھ چلائی جارہی ہے۔

شہزادہ فیصل نے اپنی مذکورہ تقریر میں جب حقیقتِ حال کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بیان کر دیا کہ فی الوقت مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی تعلیمات کا عملی نمونہ نہیں دکھا رہی۔ تو اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اسلام کا عملی نمونہ اس وقت دُنیا سے بکلّی ناپید ہے۔ بلکہ جماعتی رنگ میں ہم احمدی تحدّی کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس وقت احمدیّت ہی اسلام کی زندہ اور اصلی تصویر ہے۔ اسلام کے بارہ میں احمدیت کی تشریح و تفصیل ہی دُنیا کو بہترین رنگ میں مطمئن کرسکتی ہے۔ اور اس کی رُوحانی تشنگی کو دُور کرسکتی ہے۔ شہزادہ صاحب کی تقریر کا یہ حصّہ کوئی معمولی نہیں۔ کیونکہ جب موصوف نے اپنی تقریر میں مذکورہ بالا پُر از حقیقت اظہارِ خیال کیا تو اُن کے سامنے مدینہ کی یونیورسٹی کے علماء بھی ہوں گے۔ اُن کو مصر کی بہت پُرانی ازہر یونیورسٹی کی علمی وسعت اور کارکردگی کا بھی علم ہوگا۔ وہ ہندوستان میں سو سال سے قائم شُدہ دار العلوم دیوبند یا لکھنؤ کی ندوۃ العلماء کی خدمات سے بھی یقیناً بے خبر نہیں ہوں گے۔ اسی طرح دُنیا میں موجود بہت سے دیگر تعلیمی و تربیتی اداروں پر بھی ان کی نظر محیط ہوگی۔ لیکن شہزادہ صاحب نے کسی بھی ایسی درسگاہ یا یونیورسٹی کے علماء کی تخصیص نہیں کی۔ یہ محض الٰہی تصرّف تھا کہ شہزادہ صاحب سے ایک ایسی بات کہلوا دی جو مبنی بر حقیقت ہے کہ

"اسلام بنی نوعِ انسان کے کسی ایک گروہ کی میراث نہیں ہے۔
اسلام خدا کا ایک پیغام ہے اور تمام بنی نوعِ انسان کیلئے ہے۔"

حال ہی میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب "علماء" نے بڑی کوشش کر کے اسلام کی اس میراث کو اپنے لئے مخصوص کر لینا چاہا۔ اور اپنی طرف سے بھرپُور کوشش کی کہ موجودہ وقت میں جو لوگ اسلام کے حقیقی خدمت گذار ہیں اور عملی میدان میں ایک دُنیا اُن کے کام سے بھی بخوبی واقف و آگاہ ہے۔ اُن کو اس میراث سے بالجبر محروم کر دیا جائے۔ لیکن حقیقت شناس نگاہیں بے لوث خدمت کرنے والوں کو پہچان سکتی ہیں۔ اور پہچان رہی ہیں۔! اس لئے کہ یہ احمدیہ جماعت ہی ہے جو ۸۰ سال سے بیرونی ممالک میں ہر قسم کے مصائب و مشکلات کی پرواہ کئے بغیر اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مشغول ہے۔ اور احمدی مبلغ ہر اسود و احمر کو یہ خوشخبری سُنا رہے ہیں کہ فی الواقع اسلام تمام بنی نوعِ انسان کے لئے ہے۔

علمائے دیوبند جن سے صدرِ محترم خطاب فرما رہے تھے مستقبل میں اسلام کی واجبی ضرورت کے سلسلہ میں کہاں تک آپ کی توقعات کو پُورا کرسکتے ہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ لیکن ان سب علماء کی بزرگی اور علمی کمال کے باوصف یہ حقیقت اپنی جگہ پر مسلّم ہے کہ اس خوفناک دجّالی فتنہ کے وقت، اور الحاد و بے دینی کے اس زمانہ میں ساری دُنیا کے سامنے ناقابلِ تردید دلائل و براہین کے ساتھ دینِ اسلام کو زندہ اور باخدا دین ثابت کرنے کے لئے جس قسم کے رُوحانی اسلحہ کی ضرورت ہے (اور بنیادی طور پر دینِ اسلام اس سے مالامال ہے) اس کا وافر حصّہ قدرتِ حق نے صرف اور صرف حضرت امام مہدی علیہ السلام کو

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ربوہ میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انیسویں (۱۹) کامیاب سالانہ (یک روزہ) اجتماع کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے قیام کو اپنی اولادوں اور نسلوں کے ذہن میں اچھی طرح مستحضر کریں

ربوہ ۱۷ شہادت ۱۳۵۵ ہجری شمسی مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء آج یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ (یک روزہ) تربیتی اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ دعاؤں اور انابت الی اللہ کے مخصوص ماحول میں منعقد ہوا اس میں مختلف اہم دینی اور تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت تشریف لاکر انصار کو ایک نہایت بصیرت افروز اور زندگی بخش خطاب سے نوازا اس موقع پر مجلس شوریٰ کا انعقاد بھی ہوا۔ جس میں صدر مجلس و نائب صدر صف دوم کا انتخاب عمل میں آیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ ہنگامی نوعیت کے اس یکروزہ مختصر اجلاس میں بھی انصار صاحبان، اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع سے کہیں زیادہ تعداد میں تشریف لائے۔ حضور نے احمدی بچوں اور نوجوانوں کی دینی تربیت کے سلسلہ میں انصار اللہ کو ان کی نہایت اہم اور نازک ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ جماعت کی نئی نسلوں کے ذہنوں میں یہ امر اچھی طرح مستحضر کرنے کی کوشش کریں کہ مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت اور ان کی جماعت کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ خدائے واحد و یگانہ کی ان صفات کا ہمیں عرفان حاصل ہو جو اسلام نے اور قرآن حکیم نے پیش کیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام کی عظمت و اہمیت کا ہمیں احساس ہو اور پھر اس کے مطابق ہم مقبول اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے دیکھیں۔ حضور نے فرمایا دنیا جو چاہے ہمیں کہے یہ اس کو اختیار حاصل ہے لیکن اس امر کے اظہار سے ہمیں کوئی روک نہیں سکتا بلکہ خود پاکستان کے دستور اور وزیر اعظم پاکستان کی تصریحات کی رو سے بھی ہمیں یہ اختیار اور حق حاصل ہے کہ ہم فخر کے ساتھ اپنے اس مذہب کا اعلان کریں کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں۔ اسلام ہماری زندگی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم سے محبت ہماری روح کی غذا ہے اس محبت اور تعلق کو اپنی آئندہ نسلوں میں بھی پوری طرح قائم رکھنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔

اجتماع کی مختصر روداد

انصار اللہ مرکزیہ کا یہ انیسواں سالانہ تربیتی اجلاس آج صبح ایوان محمود میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہوا۔ اس کا آغاز صبح چار بجے نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا جو کہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ و آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اقتداء میں ادا کی گئی اس موقع پر دردِ دل کے ساتھ اجتماعی دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد وہ مبارک دن لائے جب کہ ساری دنیا سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر امت واحدہ بن جائے۔ نماز تہجد کے بعد نماز فجر بھی باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد محترم صوفی صاحب موصوف ہی کی زیر صدارت پہلے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن پاک کا درس دیا۔ پھر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا اور محترم چوہدری محمد شریف صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔

بعد ازاں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور کی زیر صدارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، محترم مولوی محمد منور صاحب، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ایمان افروز تقریریں فرمائیں ان تقاریر کے دوران محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

ناشتہ کے مختصر وقفہ کے بعد ۹ بجے صبح اجتماع کا دوسرا اجلاس انصار اللہ مرکزیہ کے نائب صدر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے نماز باجماعت کی اہمیت پر اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

صدر و نائب صدر صف دوم کا انتخاب

ان تقاریر کے بعد مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس نے سب سے پہلے مجلس انصار اللہ کے صدر و نائب صدر صف دوم کے انتخاب کے سلسلے میں اپنا سفارشات پیش کیں۔ شوریٰ کے اس حصہ کی صدارت محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے فرمائی۔ نمائندگان نے بھاری کثرت رائے سے صدر مجلس کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور نائب صدر صف دوم کے لئے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب (سابق صدر خدام الاحمدیہ و حال ناظر ضیافت) کے حق میں سفارش کی یہ سفارش جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی گئی تو حضور نے بھی اسے منظور فرمایا چنانچہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں اس کا اعلان کر دیا گیا۔

شوریٰ کی بقیہ کارروائی

صدر و نائب صدر کے انتخاب کے بعد شوریٰ کی بقیہ کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت عمل میں آئی آپ نے چند دعائیہ قرآنی آیات تلاوت کرنے کے بعد مختصراً اس امر پر روشنی ڈالی کہ الٰہی جماعتوں پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ ان کی ترقی کا ذریعہ اور مومنین کے قلوب کو صیقل کرنے کا موجب بنتے ہیں مگر اس سلسلے میں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اس سلسلے میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز حوالہ بھی پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنی سالانہ مختصر رپورٹیں پڑھ کر سنائیں ان رپورٹوں کے پڑھے جانے کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۶ پر غور شروع ہوا جس میں گرانی کے موجودہ حالات کے پیش نظر چندہ سالانہ اجتماع میں اضافہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس تجویز پر مختلف نمائندے اپنی آراء کا اظہار کر رہے تھے کہ اس دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انصار سے خطاب فرمانے کے لئے تشریف لے آئے چنانچہ شوریٰ کی بقیہ کارروائی ملتوی کر دی گئی اور پھر اسے حضور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد مکمل کیا گیا۔ جبکہ نمائندگان نے متفقہ طور پر یہ سفارش کی کہ صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دیں جو انصار اللہ کے میزانیہ آمد و خرچ از یکم جنوری تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۶ء پر غور کرے اور اسی طرح چندہ سالانہ اجتماع کی شرح میں اضافہ کے متعلق بھی نمائندگان کی تقاریر کی روشنی میں اپنی سفارش صاحب صدر کی خدمت میں پیش کرے اور صاحب صدر ان کو منظوری کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کریں۔

ایجنڈے میں مندرج شدہ دیگر تجاویز کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ انہیں آئندہ اکتوبر میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ میں پیش کیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب کا ملخص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انصار اللہ سے خطاب فرمانے کے لئے بارہ بجکر پانچ منٹ پر ایوانِ محمود میں تشریف لائے جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد نمایاں طور پر کام کرنے والی مجالس کے عہدیداران اور دینی تعلیم کے زیرِ انتظام منعقدہ امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار صاحبان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے اسنادِ خوشنودی و انعامات مرحمت فرمائے بعد ازاں حضور نے ایمان افروز خطاب شروع فرمایا حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں نہایت اختصار کے ساتھ ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے :-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ انصار اللہ کا یہ سالانہ اجتماع ایک ہنگامی اجتماع ہے کیونکہ دراصل یہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن چونکہ اس وقت یہ نہ ہو سکا اس لئے اس کی بجائے آج یہ مختصر سا اجتماع اس لئے منعقد ہو رہا ہے تاکہ یہ سال بغیر اجتماع کے نہ رہے حضور نے فرمایا میری ہدایت یہ تھی کہ جو آخری اجتماع انصار اللہ کا ۱۹۷۳ء میں منعقد ہوا تھا اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد کا کم سے کم ۲/۵ حصہ اگر اس اجتماع میں شامل ہو گیا۔ تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس اجتماع کی غرض پوری ہو گئی لیکن یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اندازہ سے بہت زیادہ انصار اس میں شامل ہوئے ہیں چنانچہ جہاں ۱۹۷۳ء کے اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد ۵۲۵ نمائندگان کی تعداد ۹۵۲ اور اراکین کی تعداد ۱۹۵۷ تھی وہاں آج کے اس مختصر محدود اور یک روزہ ہنگامی اجتماع میں ۲۵۴ مجالس کے ۵۷۴ نمائندے اور ۱۲۲۱ اراکین موجود ہیں اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کو احسن جزا دے آمین

اس کے بعد حضور نے انصار اللہ کو ان کی اہم دینی و تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ جماعت کے جو طفل اور خادم (بچے اور نوجوان) ہیں وہ محض خدا کی خاطر بنی نوعِ انسان کے خادم بنیں اسلام کی ترقی کی اور تبشیر تبلیغ اسلامیہ کی بنیاد یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی ان صفات کا عرفان حاصل ہو جو قرآن کریم نے بیان فرمائیں یا جنہیں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً یا فعلاً پیش فرمایا یا جنہیں بزرگانِ سلف نے قرآنی علوم کی روشنی میں بیان کیا اور اب اس آخری زمانہ میں جنہیں مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے دنیا میں تمام مسائل کے قطعی حل کے طور پر قرآن کریم کی برکت سے پیش فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا اب حالات جس قسم کے پیدا ہو گئے ہیں ان کی وجہ سے اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ انصار اللہ صاحبان تمام افرادِ جماعت کے ذہنوں میں بعض اہم اور بنیادی امور مستحضر کر دیں۔

حضور نے فرمایا جہاں تک جماعتِ احمدیہ کو دوسروں کی طرف سے کافر قرار دینے کا سوال ہے ہمارے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے البتہ یہ ایک نئی بات پیدا ہوئی کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قانونی یا دستوری اغراض کے لئے احمدیوں کو NON MUSLIM قرار دینے کی ایک ترمیم پاس کی لیکن اس ترمیم کے پاس ہونے کے وقت پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے جو تقریر کی اس کی رو سے بھی اور پاکستان کے دستور کی دفعہ ۲۰ کے مطابق بھی ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم پوری آزادی کے ساتھ جس مذہب کو چاہیں اختیار کریں اور پھر اس کا اعلان اور اظہار کریں اس موقع پر حضور نے جناب بھٹو کی تقریر کے چند فقرات پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ جب ہم سچے دل سے یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اسلام ہی ہماری زندگی ہے اور قرآن کریم .... اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہماری روح کی غذا ہے تو پاکستانی دستور کی دفعہ ۲۰ اور وزیر اعظم پاکستان کی تصریحات ہمیں یہ حق دیتی ہیں کہ ہم پوری آزادی سے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کریں دنیا کی ہر مصیبت اور ہر ظلم کو سہنا ہمارے لئے آسان ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ ہم اپنے مسلمان ہونے کا انکار کریں۔ حضور نے فرمایا بیشک بہت سے لوگ ہیں جو کچھ سمجھتے ہیں یہ ان کا حق اور اختیار ہے کہ وہ اس کا اظہار کریں لیکن ان کا ہرگز یہ حق نہیں ہے اور پاکستان کا دستور بھی انہیں یہ حق نہیں دیتا کہ جو کچھ وہ سمجھتے ہیں وہی ہمیں بھی کہنے پر مجبور کریں دراصل جو شخص ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھیں دوسرے الفاظ میں وہ ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے کہ ہم نعوذ باللہ خدائے واحد پر ایمان نہ لانے کا اعلان کریں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ پاک کی حقانیت کو جھٹلا دیں اور انہیں نعوذ باللہ جھوٹا قرار دیں حالانکہ ہم سچے دل سے اسلام کے فدائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے مطابق یہ ایمان رکھتے ہیں کہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی نجات کا واحد ذریعہ ہے ہمارے نزدیک تو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ دنیا توحیدِ حقیقی پر ایمان لائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو پہچانے کہ خدا کا ایسا پیار حاصل کرے جس کے نتیجہ میں اس کی قدرتوں کے زندہ جلوے نظر آئیں ہم دن رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ہماری دلی کیفیت حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کے الفاظ میں یہ ہے کہ

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اس موقع پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے متعدد نہایت ایمان افروز اقتباس پڑھ کر سنائے اور پھر دعا کی حقیقت اور اس کے آداب اور قبولیتِ دعا پر کامل ایمان لانے کا ذکر کیا اور پھر آخر میں فرمایا ہم پر یہ بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم دلائل، پیار اور محبت اور ہمدردی کے ساتھ دنیا کو سمجھائیں اور پھر دردِ دل کے ساتھ دنیا کے لئے دعائیں کریں کیونکہ قلوب کو بدلنا خدا ہی کا کام ہے اور بالآخر ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے ہمارے قلوب میں ہرگز کسی کے لئے دشمنی نہیں ہونی چاہیئے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ دعا اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے اور ہمیں اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے انصار اللہ صاحبان کا یہ فرض ہے کہ وہ جماعت کے بزرگ ہونے کی حیثیت سے اپنی اولاد اور نسلوں کی ایسی تربیت کریں جس کے نتیجہ میں انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات اور اس کے زندہ نشانات کا عرفان حاصل ہو اور وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مسلمان قرار پائیں۔

ڈیڑھ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ نہایت بصیرت افروز خطاب ختم ہوا جس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے اور پھر شوریٰ کی کارروائی کا بقیہ حصہ ختم ہونے کے بعد انصار اللہ مرکزیہ کا یہ انیسواں بابرکت سالانہ اجتماع محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی اقتداء میں عہد دہرانے اور اجتماعی دعا کرنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۱۶؍شہادت آج بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن پاک کی آیت قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران: ٦٥)

تلاوت فرمائی اور پھر اس کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مختصر حوالہ پڑھنے کے بعد اس کی روشنی میں اس کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی ایک آیت ایک لفظ بلکہ ایک زیر زبر بھی تا قیامت منسوخ نہیں ہو سکتی لہٰذا اس آیت میں قُل کہکر اُمتِ مسلمہ کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری تا قیامت عائد کی گئی ہے کہ وہ تمام اہلِ کتاب کو مخاطب کر کے انہیں بتائے کہ تمام مذاہب کا بنیادی نقطہ اور مشترکہ مقصد صرف قیام توحید ہے اور ارباب من دون اللہ باطل ہیں۔ حضور نے فرمایا اُمتِ مسلمہ میں پیدا ہونے والے ہزاروں ہی نہیں بلکہ لاکھوں مقربین اور مطہرین نے اپنے اپنے زمانہ میں زبردست عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ اپنی اس ذمہ داری کو ادا کیا اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کے افراد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ انہیں دیگر زبردست دلائل کے علاوہ محض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے توحیدِ خالص کے قیام کے لئے بیشمار آسمانی نشانات بھی عطا کئے گئے ہیں لہٰذا وہ یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ اس آیت کے مطابق دوسروں کو گواہ رکھتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ وہ مسلمان ہیں کیونکہ مسلمان ہونے کی جو علامتیں بھی اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں وہ سب ان میں موجود ہیں اور وہ قرآنی احکامات کی پوری طرح اطاعت کرتے ہیں حضور نے فرمایا ہمیں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسرِ صلیب

کفنِ مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں جدید ریسرچ اور انکشافات!

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے!!

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں چار عقائد و نظریات!

دُنیا میں اس وقت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات و ممات کے بارہ میں چار نظریات پائے جاتے ہیں:-

اوّل:- یہود کا یہ عقیدہ ہے کہ انہوں نے رومی حکومت سے مل کر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب پر مروا ڈالا۔ چونکہ بائبل میں لکھا ہے کہ جو صلیب پر لٹکایا اور مارا جائے وہ ملعون ہوتا ہے۔ لہٰذا نعوذ باللہ من ذٰلک حضرت مسیحؑ چونکہ ملعون ہیں۔ اس لئے وہ ان کو نہیں مانتے۔

دوم:- عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ واقعی یہودیوں نے رومی حکومت سے مل کر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب پر مروا ڈالا چونکہ بائبل کی رُو سے صلیب پر مارے جانے والا ملعون ہوتا ہے لہٰذا حضرت مسیحؑ بھی نعوذ باللہ لعنتی ہوئے۔ مگر وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ حضرت مسیحؑ کی صلیب پر موت ہمارے عیسائی مذہب کی رگِ حیات ہے۔ ہاں البتہ تین دن کے بعد حضرت مسیح دوبارہ زندہ ہوئے اور آسمان پر اُٹھا لئے گئے اور آج تک زندہ ہیں۔

سوم:- عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے دُشمن اُن کو پکڑنے کے لئے آئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے بھیج کر ان کو زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور اس طرح دشمنوں کے ہاتھوں سے بچا لیا۔ اور دو ہزار سال سے وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور اس زمانہ میں اُن کا دوبارہ آسمان سے نزول ہوگا۔

چہارم:- حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے الہامِ الٰہی کی روشنی میں یہ دعویٰ فرمایا کہ یہودیوں نے رومیوں سے مل کر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب پر تو ضرور چڑھایا۔ مگر وہ اُنہیں صلیب پر مار نہیں سکے۔ حضرت مسیح علیہ السلام صرف چند گھنٹے صلیب پر رہے۔ بے ہوش ہو گئے۔ اور اُنہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی زندہ صلیب سے اُتار لیا گیا۔ اُن کے مریدوں نے اُن کے زخموں کا بر وقت مرہم، اور دوائیات سے علاج کیا۔ مُر اور لوبان اُن کے جسم پر مَلا گیا۔ حکیم نقدیموس نے ان کا علاج کیا اور ان کے جسم کو ایک کپڑے میں لپیٹا۔ ہوش میں آنے اور زخموں میں افاقہ ہونے کے چند دن بعد وہ اپنے حواریوں سے مل کر فلسطین سے ہجرت کر گئے ــــــ بنی اسرائیل کے جلاوطن دس قبائل میں تبلیغ کرتے ہوئے بالآخر کشمیر پہنچے اور وہاں ایک سو بیس برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ اور سری نگر محلہ خانیار میں اُن کی قبر اب تک موجود ہے۔ جماعت احمدیہ اسی عقیدہ پر قائم ہے۔

چاروں نظریات کا مختصر جائزہ

اگر یہود اور عیسائیوں کے عقیدہ کا جائزہ لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر مارے گئے تو بائبل کی رُو سے حضرت مسیح ناصریؑ نعوذ باللہ ایک ملعون ثابت ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے محبوب اور راستباز نبی نہیں ثابت ہو سکتے۔ کیونکہ اس صورت میں صلیب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر مر کر نعوذ باللہ ٹوٹ جاتے ہیں حالانکہ حدیثِ نبوی میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک خصوصیت و علامت "کسرِ صلیب" یعنی صلیب کو توڑنا بیان کی گئی ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے کو مدّنظر رکھتے ہوئے صلیب نہیں ٹوٹتی بلکہ مسیحؑ خود ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اُن کے عقیدے کے مطابق مسیحؑ صلیب پر مارے گئے۔

اگر عام مسلمانوں کے عقیدہ کو مدّنظر رکھا جائے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر لٹکائے ہی نہیں گئے۔ بلکہ اُنہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ تو "کسرِ صلیب" کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسرے، یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ کو صلیب پر چڑھایا جانا یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اور اسی تاریخی واقعہ پر ہمارے عقائد کی بنیاد ہے۔ اگر قرآن مجید خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ تو کیا خدا تعالےٰ کو اس تاریخی حقیقت کا بھی علم نہیں۔ جب قرآن میں تاریخی واقعہ صلیب کا ہی انکار ہے تو نعوذ باللہ قرآن خدا تعالےٰ کا کلام کیسے ہو سکتا ہے؟

اب رہ گیا جماعت احمدیہ کا عقیدہ۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو یہود اور عیسائیوں کے اعتقاد کی رُو سے صلیب پر تو ضرور چڑھایا گیا۔ مگر یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر مارے نہیں گئے۔ بلکہ ان کو زندہ صلیب سے اُتار لیا گیا۔ اسباب موت تو اُن کے لئے جمع ہو گئے مگر معجزانہ طور پر خدا تعالےٰ نے صلیبی موت سے اُن کو بچا لیا۔ اور پھر علاج معالجہ کے بعد وہ اپنے حواریوں سے مل کر فلسطین سے ہجرت کر گئے۔ اور بالآخر کشمیر پہنچے اور وہیں ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

اس عقیدہ کی رُو سے واقعی صحیح معنوں میں "کسرِ صلیب" ہوتی ہے۔ کیونکہ جب صلیب اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی یعنی حضرت مسیحؑ اس پر مارے ہی نہ گئے۔ تو صلیب خود بخود ٹوٹ گئی۔ اور حضرت مسیحؑ بچ گئے اور اس طرح قصرِ عیسائیت کی بنیادیں ہل گئیں اور اس کی عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔ اسی لئے پادری زویمر کہتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں مارے گئے۔ تو عیسائیت باطل ہو جاتی ہے۔ اور پولوس رسول نے کہا تھا کہ

"اگر مسیح کا مر کر جینا ثابت نہیں۔ تو ہماری منادی بے فائدہ ہے"!

اور اس صورت میں عیسائیوں اور یہودیوں کو قرآن مجید پر بھی اعتراض کا موقعہ نہیں ملتا کہ وہ تاریخی واقعۂ صلیب کا انکار کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید "وما صلبوہ" کے الفاظ میں یہ نہیں کہتا کہ حضرت مسیحؑ کے دشمنوں نے اُن کو صلیب پر ہی نہیں چڑھایا بلکہ لغت کی رُو سے اس کے یہ معنے ہیں کہ "وہ اُسے صلیب پر مار نہیں سکے" یعنی جس غرض کے لئے کسی کو صلیب پر چڑھایا جاتا تھا۔ اس غرض یعنی اس پر اس کی موت میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ پس جماعت احمدیہ کا ہی عقیدہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے صحیح معنوں میں "کسرِ صلیب" ہوتی ہے چنانچہ اس بارہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"اس پیشگوئی (یکسر الصلیب) میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ جن کے ذریعہ سے (مسیح کے) صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی۔ تب انجام ہوگا۔ اور اس عقیدے کی عمر پوری ہو جائے گی۔ لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دُنیا میں ظاہر ہوں گے۔"

"پس ضرور تھا کہ آسمان ان اُمور اور ان شہادتوں اور ان قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک مسیح موعود دُنیا میں نہ آتا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی۔ اور غور کرنے والے غور کریں گے کیونکہ خدا کا مسیح آگیا ہے ......

اب ہر ایک سعید رُوح کو فہم عطا کیا جائے گا۔ اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائے گی۔ کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منوّر کرتی ہے۔ مبارک وہ جو اس روشنی سے حصّہ لے۔"

(مسیح ہندوستان میں)

کفنِ مسیح کا انکشاف!

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مذکورہ بالا دعویٰ کے بعد عیسائی محققین۔ سائنسدانوں اور آثارِ قدیمہ سے برآمد ہونے والے انکشافات منظرِ عام پر آنے لگے۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق کی تائید ہوتی ہے اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے غلط عقائد و نظریات کی تردید ہوتی ہے۔

اس وقت ہم صرف حضرت مسیح ناصریؑ کے کفن کے بارہ میں جدید انکشاف کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جس میں اُنہیں واقعہ صلیب کے بعد لپیٹ کر رکھا گیا تھا، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح ناصریؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ اُن کو زندہ اُتار لیا گیا تھا۔ صلیب سے اُتارنے کے بعد اُن کے جسم میں دورانِ خون جاری تھا۔ جو زندگی کی علامت تھی۔

اس سلسلہ میں چند حقائق درج ذیل ہیں۔

۱۔ اٹلی کے شہر تورن (Turin) میں حضرت مسیح ناصری کا وہ کفن موجود ہے جس میں مسیحؑ کو صلیب سے اُتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ صلیب سے اُتارنے کے بعد جسم پر خون کے مختلف دھبّے اور جسم پر لگائی گئی مرہموں کے نشانات موجودہ زمانے کی ترقی یافتہ فوٹو گرافی کی روشنی میں واضح طور پر ثابت کر رہے ہیں کہ مسیحؑ کو جب صلیب سے اُتارا گیا تو آپ اُس وقت زندہ تھے۔

۲۔ جرمن سائنسدانوں کی ایک پارٹی نے آٹھ سال تک مسیحؑ کے اس کفن کے متعلق تحقیق کر کے ۱۹۵۷ء میں دُنیا کو اپنی تحقیقات کے نتائج سے آگاہ کیا۔ اسکی پوری تفصیل کرٹ برنا Kurt Berna کی تصنیف داس لینن Das Lenin میں ملتی ہے۔

۳۔ ۱۹۶۷ء میں بمبئی کے ایک مشہور اخبار "Sunday Standard" مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں ہوز گیٹزر Hugh Gautzer کا ایک مضمون بعنوان "Holy Shroud Throws light on Christ's personality" شائع ہوا۔ جس میں کفن مسیح کے بارہ میں نئی ریسرچ اور معلومات کا ذکر تھا جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

یہ کفن تورن کے ایک چرچ میں ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۴۳" × ۱۷" ہے۔ دو ہزار سال قبل واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو اس میں لپیٹا گیا تھا۔ ایک چیز جو اس کفن کو بے نظیر بنا دیتی ہے یہ ہے کہ اس پر ایک ایسے آدمی کا عکس نظر آتا ہے جس کو صلیب دی گئی ہو۔ مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد سو سال بعد ایک آرمینی شہزادی Saint-Nino نے جس کا انتقال ۳۳۸ء میں ہوا۔ پہلی مرتبہ اس کفن مسیح کا ذکر کیا ۱۵۷۲ء میں تاریخی اعتبار سے اس بات کو قبول کر لیا گیا۔ کہ Turin میں یہ کفن موجود ہے۔ ۱۸۹۸ء میں جب اس کفن کی نمائش کی گئی تو PIA نامی ایک فوٹو گرافر نے دن کی روشنی میں پہلی مرتبہ اس کی تصویر لی۔ اُس کی لی گئی اس تصویر میں ایک آدمی کی شکل و شباہت کا عکس نظر آیا۔ اس فوٹو گرافر کے دلچسپ انکشاف کی تصدیق کے لئے ۱۹۳۱ء میں ایک پروفیشنل فوٹو گرافر ENRI نے اس کفن کی دوبارہ تصویر لی۔ تو یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا۔

"On the processed photograph of the shroud appear as a negative image. The full figure of a man. The part most exposed to light, the forehead, the chest, crossed hands, the legs appeared dark on the photograph. The other areas which would not have touched the cloth were light as were the dark blood stains."

ترجمہ:۔ کفن کا فوٹو تیار ہونے پر اس پر ایک مکمل انسان کی منفی تصویر نظر آنے لگی۔ فوٹو میں چہرہ۔ سینہ۔ اور ہاتھ ایک دوسرے پر نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ مگر ٹانگیں قدرے تاریک نظر آتی ہیں۔ مگر جسم کے وہ حصے جو کپڑے کو چھو نہیں سکے ہلکے نظر آتے ہیں لیکن خون کے دھبے گہرے اور نمایاں نظر آتے ہیں۔

کفن مسیح کے بارہ میں اس جدید انکشاف سے سائنٹفک دُنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ بعض نے اس کفن کو یہ کہہ کر مشکوک بنانے کی کوشش کی۔ کہ کسی ماہر آرٹسٹ نے اس کپڑے پر مسیح کی تصویر کھینچ دی ہے۔ مگر بعد کی تحقیق سے پتہ چلا کہ اس کفن پر برش کے کوئی نشانات نہ تھے۔ اور پینٹ سے ریشے بھی نہیں جُڑے تھے۔"

(ترجمہ از اخبار سنڈے اسٹینڈرڈ بمبئی ۲۶ مارچ ۱۹۶۷ء)

۴۔ کفنِ مسیحؑ کے بارہ میں ایک تازہ اعلان

ماہ مارچ ۱۹۷۶ء میں پھر ہندوستان کے مختلف اخبارات میں پاپائے اعظم کے مقدس شہر "ویٹی کن" سے اس کفن مسیحؑ کے بارہ میں ایک تازہ خبر اور ایک نیا اعلان شائع ہوا ہے جس کو بمبئی کے مشہور اخبار "Times of India" نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۷۶ء میں مندرجہ ذیل عنوان سے شائع کیا ہے:۔

"7 years study proves shroud is not a myth"

کہ "سات سالہ تحقیقات ثابت کرتی ہے کہ کفن مسیح حقیقت ہے کوئی افسانہ نہیں"۔

اس ساری خبر کا ترجمہ ازدیاد ایمان کے لئے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

"ویٹی کن سٹی مارچ ۲۱۔ مسیحؑ کے کفن کے بارہ میں تحقیقاتی ٹیم کے صدر نے بتایا کہ سات سالہ شب و روز کی تحقیق نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ یہ کفن (آثار قدیمہ اور تبرکات میں سے) ایک صحیح اثر قدیم و متبرک ہے۔ صدر نے مزید کہا کہ بعض محققین نے سفارش کی تھی کہ اس کفن کے کپڑے کی روئی کے بارہ میں بھی تحقیق کی جائے جس میں مسیح کے مقدس جسم کو واقعہ صلیب کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ ہم نے اس پر بھی ریسرچ کی اور اس ریسرچ میں بھی کوئی بات سابقہ تحقیق کے خلاف نہیں پائی۔

یہ بات ماہرین کے کمیشن کے نائب صدر ریو رنڈ جوس کوٹینو نے Rev. Jose Cottino تورن میں ایک ٹیلیفون انٹرویو میں بتائی۔ کہ جہاں ۳ × ۱۴ لمبا چوڑا یہ کفن ایک چاندی کے بکس میں رکھا ہوا ہے۔

یہ کفن ایک سُرخ سلک میں لپٹا ہوا ہے اور چرچ کے Altar منبر پر رکھا ہوا ہے۔ اس بکس پر شیشہ لگا ہوا ہے۔ اس کفن پر مسیحؑ کے چہرے اور جسم کے نشانات (عکس) بھی ہیں۔

یہ کفن اٹلی کے سابق شاہی خاندان House of Savoy کی ملکیت ہے۔ اسے پبلک میں شاذ و نادر کے طور پر ہی کھولا گیا ہے۔ گزشتہ سو سال میں اس کو دس مرتبہ سے زائد نہیں کھولا گیا۔ تین سال قبل تورن کے مائیکل کارڈینل پیلی گرینی Michele Cardinal Pellegrino کی اجازت سے اٹلی کے ٹیلی ویژن پر اس مقدس کفن کے بارہ میں ایک ڈاکو منٹری فلم دکھائی گئی تھی۔

سوئٹزرلینڈ کے ایک ماہر فوٹو گرافر میکس فرائی (Max Frei) نے جو تحقیقاتی کمیشن کے مشیر بھی ہیں۔ اخبار La Stampa کو بتایا کہ وہ اس مقدس کفن کے معائنہ اور تحقیق کے بعد بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کفن کوئی افسانہ نہیں (بلکہ ایک حقیقت ہے) اور مشیر میکس فرائی نے یہ بھی بتایا کہ میری اپنی تحقیقات کا نچوڑ یہی ہے کہ اس مقدس کفن کا کپڑا اُسی روئی سے بنا ہوا ہے۔ جو مسیحؑ کے زمانہ میں فلسطین میں استعمال ہوتی تھی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کفن فلسطین سے قسطنطنیہ لے جایا گیا اور وہاں سے فرانس اور بالآخر اٹلی کے شہر تورن (Turin) پہنچا۔ تاہم ذمہ دار لوگوں کو یہ کفن چودہویں صدی عیسوی میں ملا۔ لیکن بعض مؤرخ کہتے ہیں کہ اُن کو اس کفن کے بارہ میں مسیحیت کے ابتدائی عہد میں ہی شہادت مل گئی تھی۔

اس کفن کے بارہ میں یورپ کے مقدس شہر "ویٹی کن" کی پوزیشن اب یہ ہے کہ وہ "A tradition that the Holy See admits." کہ یہ ایک ایسی روایت ہے۔ جسے پاپائے اعظم کا کورٹ بھی تسلیم کرتا ہے۔

مغربی جرمنی کے مصنف کرٹ برنا (Kurt Berna) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کفن پر خون کے دھبے اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسیحؑ کو جب صلیب سے اُتارا گیا تھا۔ اس وقت وہ زندہ تھے۔

کرٹ برنا کی مجلس محققین (Holy Shroud Foundation) زیورچ میں اس کفن کی ریسرچ پر اب تک ایک لاکھ پچاس ہزار ڈالر خرچ کر چکی ہے۔

برنا کہتے ہیں کہ اُس کے یہ انکشافات یہودیوں کو اس الزام سے بری قرار دیں گے۔ کہ انہوں نے مسیحؑ کو صلیب پر مار دیا تھا۔ کیونکہ (اب یہ ثابت ہو گیا ہے) صلیب کا مقصد پورا نہ ہو سکا۔ (یعنی مسیحؑ صلیب پر نہیں مرے۔)

برنا کا یہ بیان اناجیل کے بیانات اور ویٹی کن (پوپ) کے عقیدہ کہ مسیح صلیب پر مر گئے تھے، کے بالکل خلاف ہے۔

یہ مقدس کفن کئی مرتبہ سازشوں کا نشانہ بھی بنا۔ چنانچہ ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء کو اُس چرچ کو جس میں یہ مقدس کفن رکھا ہے، توڑا گیا۔ اور بعض مقدس چیزوں کو توڑ پھوڑ کر آگ لگا دی گئی۔ مگر یہ کفن محفوظ رہا۔"

(ترجمہ از ٹائمز آف انڈیا بمبئی ۲۲ ر مارچ ۱۹۷۶ء)

عیسائی حضرات سے اپیل!

ہم عیسائی حضرات سے جو حضرت مسیح ناصرؑ کی صلیب پر موت کے قائل ہیں (باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو)

جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی سالانہ کانفرنس

(بقیہ صفحہ اوّل)

جلسہ کی ابتداء مورخہ ۱۰ اپریل بروز ہفتہ محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج مہاراشٹر کی زیرِ صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم اے۔ کیو مسلم صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔

پرچم کشائی اس کے بعد مکرم صدیق امیر علی صاحب صوبائی صدر جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ اس دوران حاضرین جلسہ گاہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کی دُعاؤں کا ورد کرتے رہے اور پرچم کشائی کے ساتھ ہی نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد کے نعروں سے فضاء آسمانی گونج اُٹھی۔ اس کے ساتھ ہی اس مخالفانہ ماحول میں جہاں ہماری کوئی جماعت نہیں، احمدیت زندہ باد اور مسیح موعود زندہ باد کا نعرہ بلند ہونا ہم میں سے ہر ایک کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہُوا اور ہر ایک احمدی دل کی گہرائی سے دُعا کر رہا تھا کہ مولیٰ کریم اس علاقہ کے رہنے والوں کو بھی احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افتتاحی تقریر اس کانفرنس کا افتتاح محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب ریڈر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے فرمایا۔ اس نہایت شاندار اور روحانیت سے پُر دینی اجتماع میں شرکت کرنے اور مخاطب کرنے کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالانے کے بعد آپ نے بتایا کہ ہمارا یہ اجتماع دُنیاوی اغراض یا سیاسی مقاصد پر مشتمل نہیں ہے بلکہ یہ خالصۃً روحانی اور دینی اجتماع ہے اور ہم محض رضائے الٰہی کی خاطر جو صداقت اور سچائی ہمیں ملی ہے۔ وہ اوروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت اور آپ کے ذریعہ دُنیا میں پیدا شدہ عظیم رُوحانی انقلاب کا ذکر نہایت دلنشین اور پیارے انداز میں فرمایا۔ مکرم حافظ صاحب کی انگریزی تقریر کا ترجمہ مکرم مولوی ابوبکر صاحب معلّم وقفِ جدید نے کیا۔

ابتدائی صدارتی تقریر محترم مولانا امینی صاحب نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ پچھلے پندرہ سال سے کیرلہ کے مختلف اطراف میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے سالانہ کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہم غریب ہیں لیکن خدمتِ اسلام کے لئے اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر ہم ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں۔ آج دنیا قیامِ امن کے لئے ایک طرف کوشاں نظر آتی ہے تو دوسری طرف نقضِ امن کے لئے سامان پیدا کر رہی ہے ایسے ماحول میں جماعتِ احمدیہ اسلام اور قرآنی تعلیمات کی بنیاد پر بین الاقوامی اور عالمی سطح پر اتحاد و اتفاق اور اخوت و رواداری پیدا کرنا چاہتی ہے۔

فاضل مقرر نے لندن میں منعقدہ عالمِ اسلامی کانفرنس میں شہزادہ فیصل کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کسی کی ذاتی جائیداد نہیں۔ بلکہ وہ ایک بین الاقوامی پیغام ہے۔ شہزادہ صاحب کی اس تقریر کو سامنے رکھتے ہوئے مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام کسی فرد یا کسی حکومت کی ذاتی جائیداد نہیں کہ وہ کسی کے متعلق یہ فیصلہ کرے کہ وہ غیر مسلم یا کافر ہے۔ آخر میں آپ نے شرائطِ بیعت پڑھ کر ان کی وضاحت کی۔ محترم صدیق امیر علی صاحب اس اُردو تقریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ سناتے رہے۔

احمدیت کا تعارف اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے اپنی تقریر میں موجودہ زمانہ کی دنیاوی ترقیات کے ساتھ ساتھ بے راہ روی، سیاسی کشمکش اور اقتصادی پیچیدگیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے قیام اور اس کی انقلابی تحریک پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنی پُرجوش اور ولولہ انگیز انگریزی تقریر میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ ہونے والی حفاظت اور اشاعتِ اسلام کی کاوشوں کا بھی ذکر کیا۔

النّبوۃ فی الاسلام مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلّم وقفِ جدید نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مذہب میں توحید کے بعد نبوت کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ آپ نے نبوت کی اقسام کا ذکر کرتے ہوئے آیۃ خاتم النّبیین کی تشریح کی اور مختلف آیاتِ قرآنی سے اجرائے نبوت کو ثابت کیا۔

الخلافۃ فی الاسلام اس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کی ہوئی۔ آپ نے آیۃ استخلاف کی تشریح کرنے کے بعد سب سے پہلے اسلامی خلافت کی تاریخ بیان فرمائی۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعتِ احمدیہ میں قائم شدہ خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ اور خلافتِ احمدیہ کے خلاف جاری مختلف تحریکیں اور اُن کا انجام وغیرہ امور کا تاریخی شواہد کی روشنی میں نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا۔

آخر میں مختلف اعلانات کے بعد کانفرنس کے پہلے روز کا اجلاس رات ۱۱ بجے بخیر و خوبی ختم پذیر ہُوا۔

دوسرا دن

سالانہ کانفرنس کے دوسرے دن کا اجلاس مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب کی زیرِ صدارت، مکرم کے۔ ٹی۔ محمد صاحب کی تلاوت کے ساتھ شروع ہُوا۔

افتتاحی تقریر اس اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان نے جماعتِ احمدیہ کی ابتدائی حالت اور اس کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت یسوع مسیح کے اس قول کو پیش فرمایا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کی موجودہ ترقی یافتہ حالت اس کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔ اس تقریر کا ملایالم ترجمہ خاکسار نے سُنایا۔

صدارتی تقریر ازاں بعد صاحبِ صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دُنیا میں پیدا شدہ اعتقادی وعملی اصلاح کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی الٰہی تحریک یا کسی مامور من اللہ کی آمد کی غرض حکومت قائم کرنا نہیں جیسا کہ بعض جماعتیں مذہب کا لبادہ اوڑھے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کا نعرہ لگا کر سیاسی اغراض کے تحت عوام الناس کو ورغلاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہری حکومتوں کے قیام کے لئے تشریف نہیں لائے۔ بلکہ آپؑ کی آمد کی غرض انسانی قلوب میں انقلاب پیدا کرنا ہے اور دِلوں کو فتح کرنا ہے۔ فاضل مقرر نے مسئلہ جہاد کے بارہ میں پیدا کی گئی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے مختلف تاریخی شواہد کی روشنی میں ثابت کیا کہ اسلام پیار و محبت اور لوگوں کے دِلوں کو جیت کر پھیلا ہے نہ کہ تلوار سے۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کی اس الزام تراشی کا بھی جواب دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کے حکم کو منسوخ فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر جہاد کی حقیقت کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اور اسلام پر کئے جانے والے بے بنیاد الزام کا دفاع کیا۔

الٰہی جماعتیں اور اکثریت کی مخالفتیں

مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمایا آج ساری دُنیا ایک مٹھی میں آگئی ہے۔ چاند پر گئے شخص کی نبض کی حرکت یہاں دُنیا میں سُنائی جاتی ہے اور یہ زمانہ عقل و فراست اور آزادئ ضمیر کا زمانہ ہے۔ لیکن آج بھی بعض جماعتیں اور حکومتیں مذہب کے نام پر جبر اور ظلم کو روا رکھتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں دہریت اور لامذہبیت اور سب سے بڑھ کر منافقت پھیل رہی ہے۔ پاکستان کی اسمبلی نے فیصلہ کیا تھا کہ احمدی غیر مسلم ہیں لیکن ہمارا یہ دعویٰ اور اعلان ہے کہ ہمارا مذہب اسلام ہے۔ اور یہ اظہار و اعلان ہمارا حق ہے۔ اس میں کوئی حکومت دخل نہیں دے سکتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ مذہب ہمارا ہو اور اعلان حکومت کرے۔

آپ نے بتایا کہ تمام مذاہب کی تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ مذہبی دُنیا میں ہمیشہ دو قسم کے لوگ نظر آتے ہیں۔ اگر تاریخ میں کرشن، رام، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور محمد صلعم کا نام پڑھتے ہیں تو وہیں کنس، راون، نمرود، فرعون اور ابوجہل بھی نظر آتے ہیں۔ گویا کہ جہاں روشنی ہوتی ہے اس کے بالمقابل تاریکی بھی نظر آتی ہے۔

فاضل مقرر نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن کریم میں بیان فرمودہ بعض انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اکثریت ہی ابتداء میں مامور من اللہ کا انکار کرنے والی ہوتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَکْثَرُھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ اور وَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ۔ چنانچہ یہی طریق آج جماعتِ احمدیہ کے ساتھ نظر آتا ہے اور یہ کوئی نئی اور تعجب والی بات نہیں۔ اس ضمن میں موصوف نے جماعتِ احمدیہ کے مخالفوں اور ان کے انجام اور جماعتِ احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا ذکر فرمایا

جماعتِ احمدیہ اور مذہبی رواداری

اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم احمد کٹی صاحب بی اے بی ایل ایڈووکیٹ کیرلہ ہائی کورٹ نے فرمایا کہ ہمارا ملک مختلف اہلِ مذاہب و اقوام کا مسکن ہے۔ ان مذاہب کے درمیان رواداری اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کی جدوجہد اور اس کے خوش کن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری یہ کوششیں صرف ہمارے ملک تک محدود نہیں بلکہ عالمی سطح پر ہماری یہ کامیاب کوششیں پھیلی ہوئی ہیں۔

اسلام اور سماجی زندگی مکرم پی۔ محمود احمد صاحب لیکچرار

پینور کالج نے اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے اسلام کی دائمی زندگی اور عالمگیر تعلیمات کی وضاحت فرمائی اور ساتھ ہی دنیا میں پیدا شدہ مختلف مسائل کا تجزیہ کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ان تمام مسائل کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس عنوان پر خاکسار کی تقریر ہوئی۔ خاکسار نے قرآن و احادیث اور اقوالِ سلف صالحین کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتے ہوئے دعویٰ سے قبل اور اس کے بعد آپ کی پاکیزہ زندگی۔ آپ کے متعلق کتب سابقہ کی پیشگوئیاں، ضرورتِ زمانہ۔ آپ کی عظیم الشان کامیابی اور مخالفین کی ناکامی وغیرہ امور پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ روحانی انقلاب

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (اڑیسہ) نے مذکورہ عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے آپ کی آمد سے قبل مسلمانوں کی اعتقادی اور عملی خرابیوں کا ذکر کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پیدا ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ مکرم پی۔ ڈی۔ احمد کویا صاحب نے سنایا۔

فضیلت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آخری تقریر مکرم زین الدین صاحب Retd. I. G. of Registration حکومت کیرلہ نے آنحضرت صلعم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ کی مکی و مدنی زندگیوں کے بعض چیدہ چیدہ واقعات اور آپ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

صدارتی تقریر۔ شکریہ احباب و دعا

محترم صاحب صدر کے مختصر خطاب کے بعد مکرم اے۔ کیو۔ مسلم صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے تمام حاضرین سمیت اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی یہ دو روزہ کانفرنس نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ ۱۱ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

حاضری

یوں تو ہر سال کیرلہ کے مختلف علاقوں میں ہماری سالانہ کانفرنس منعقد ہوتی رہتی ہے۔ اور ہر کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب بھی ہوتی رہی ہے۔ لیکن اس کانفرنس میں یہ خوبی نہایت نمایاں رنگ میں نظر آئی کہ باوجود مخالف علاقہ ہونے کے غیر احمدیوں کی حاضری غیر معمولی تھی۔ جلسہ گاہ میں رکھی گئیں تمام کرسیاں ان ہی افراد سے پُر تھیں اور تمام احمدی فرش پر بیٹھے رہے اور جلسہ گاہ کے باہر دُور دُور تک ہزاروں کی تعداد میں لوگ کھڑے اور بیٹھے سنتے رہے۔

دونوں روز قرب و جوار سے آنے والے احباب کی سہولت کے لئے سپیشل بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

اخبارات

کانفرنس کے دونوں اجلاسوں کی رپورٹیں اور تصاویر یہاں کے کثیر الاشاعت (جن کی اشاعت تین تین لاکھ کی ہے) اخبار ماتروبھومی اور منورما نے نمایاں رنگ میں شائع کیں نیز وانیمبلم ریلوے اسٹیشن میں مبلغین کا جو پُرجوش استقبال کیا گیا تھا۔ اس کی بھی تصویر خبر کے ساتھ شائع ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کانفرنس کے بہترین اور پائیدار نتائج پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جن دوستوں نے دن رات محنت کر کے بے لوث مخلصانہ خدمات بجالائی ہیں خاص طور پر مکرم سی۔ کے محمد علوی صاحب اور مکرم اے۔ کیو۔ مسلم صاحب کو خدا تعالےٰ اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تربیتی اجلاس

جلسہ کے دوسرے دن مورخہ ۱۱ اپریل کو صبح دس بجے زیرِ صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایک تربیتی اجلاس خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور محترم مولانا امینی صاحب نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

تقریب نکاح

تربیتی اجلاس کے اختتام پر محترم مولانا امینی صاحب نے تین نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے موقعہ و محل کے مطابق خطبہ دیا۔ اس تقریب نکاح کی سادگی اور اسلامی طریقہ کو سراہتے ہوئے ماتروبھومی اخبار نے ایک خصوصی خبر بھی شائع کی۔

مقابلہ جات

ازاں بعد خاکسار کی صدارت میں مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے تلاوت، نظم خوانی اور تقاریر میں مقابلہ جات ہوئے۔

کفنِ مسیح کے بارہ میں جدید ریسرچ (بقیہ صفحہ ۶)

اپیل کرتے ہیں کہ وہ سنجیدگی سے ان تازہ انکشافات پر غور و فکر کریں۔ آئے دن ایسے علمی اور دستاویزی اور تاریخی شواہد مل رہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر نہیں فوت ہوئے۔ بے شک ان کو صلیب پر چڑھایا گیا مگر صلیب اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اور وہ صلیب پر مارے نہیں گئے۔ بلکہ ان کو زندہ اتار لیا گیا "کفن مسیح" کا انکشاف اس سلسلہ میں ایک تاریخی ثبوت ہے اور یہ سارے انکشافات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اس دعوے کے بعد شروع ہوئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے ایک راستباز اور محبوب نبی کو "لعنتی" قرار دیئے جانے سے آپ نے بچالیا۔ واقعی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ "کاسر صلیب" ہیں اور آپ کا عیسائی دُنیا پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اور پھر یہ امر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا بھی ایک اہم ثبوت ہے۔ کہ جس نظریہ کو آپؑ نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر آج سے قریباً ۸۰ سال قبل بیان فرمایا تھا۔ اُس کے بعد کے زمانہ میں یکے بعد دیگرے ایسے تاریخی شواہد۔ دستاویزات اور آثار قدیمہ ملنے شروع ہو گئے۔ جو آپؑ کے پیش کردہ نظریہ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔ پس ہم عیسائی حضرات سے یہ بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس ریسرچ پر بھی سنجیدگی سے غور و فکر کریں۔ کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصریؑ اپنے حواریوں سے مل کر فلسطین سے ہجرت کر کے مختلف ملکوں کی سیاحت کرتے ہوئے بالآخر کشمیر پہنچے اور یہاں پر بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو ہدایت کا پیغام پہنچاتے رہے اور ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی طور پر وفات پاکر سرینگر میں مدفون ہوئے۔ پس حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نہ تو صلیب پر فوت ہوئے۔ اور نہ ہی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور نہ ہی وہ اب وہاں زندہ موجود ہیں۔ اور نہ ہی دوبارہ آنے والے ہیں۔ ہاں اناجیل میں اُن کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے مطابق اُن کا ایک مثیل جو اُن کی صفات اور خو بو پر آنے والا تھا۔ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہو چکا ہے۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس حقیقت کو سمجھیں اور مسیح موعود پر ایمان لاکر خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریں۔

وما علینا الا البلاغ

تصحیح

(۱) اخبار بدر مجریہ ۲۲ شہادت (اپریل) ۱۳۵۵ھش کے صفحہ ۱ کالم ۳ پر مکرم غلام نبی صاحب منصور جو جماعت احمدیہ ناصر آباد کے نائب صدر ہیں کے بارہ میں غلطی سے یہ شائع ہو گیا تھا کہ وہ جماعت احمدیہ ناصر آباد کے ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں جبکہ وہ کولگام کے کالج میں پڑھاتے ہیں اور ناصر آباد کے ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم محمد یوسف صاحب ہیں جو جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت تعاون کرتے ہیں۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ خاکسار: شیخ حمید اللہ مبلغ ناصر آباد نزیل قادیان

(۲) اخبار بدر مجریہ ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء کے صفحہ ۶ کالم ۳-۴ پر درخواستِ دعا جو مینیجر اخبار بدر کی طرف سے شائع کی گئی ہے غلطی سے اس کے ابتداء میں "خاکسار کے لڑکے ..." لکھا گیا ہے جبکہ مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین صاحب آف جمشید پور کے لڑکے کے متعلق ملازمت کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

اخبارِ قادیان

• مکرم ڈاکٹر مجیب الحق صاحب لندن سے مع اہل و عیال مورخہ ۳۰ اپریل کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲ مئی کو واپس تشریف لے گئے۔

• خدا تعالےٰ کے فضل سے پونچھ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ہر دو علمائے کرام جو کانفرنس میں شرکت کیلئے پونچھ تشریف لے گئے تھے۔ بخیریت واپس ہوئے۔ مفصل رپورٹ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی۔

• مکرم مولوی انصار احمد صاحب تنویر کا چھوٹا لڑکا تاحال مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوا۔ اب کپڑا اس کو ہسپتال میں بغرض علاج لے جایا گیا ہے۔ احباب عزیز کی صحتِ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

درخواستِ دعا ؛ مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب آسنور (کشمیر) سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اور ماسٹر عبد الحکیم صاحب دانی ۲۹ اپریل سے ... کا امتحان دے رہے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: امیر احمد درویش قادیان

پینگاڈی (مالابار) میں

ایک عظیم الشان مسجد کا افتتاح اور جلسۂ عام

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل پینگاڈی

جماعت احمدیہ پینگاڈی میں مورخہ ۱۶ ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز جمعہ ایک عظیم الشان اور نہایت خوبصورت دو منزلہ مسجد احمدیہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

مالابار میں احمدیت

مالابار میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی احمدیت کی آواز پہنچی ہوئی تھی۔ سب سے پہلے کینانور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہرۂ آفاق کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" محترم حضرت عبد القادر کٹی صاحب کو ملی۔ اور آپ نے ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ بیعت کی۔ اُن میں محترم شیخ محی الدین صاحبؓ والد بزرگوار حضرت مولانا عبد اللہ صاحب فاضل مالاباری بھی ایک تھے۔ پینگاڈی میں جماعت احمدیہ کے بانی آپ ہی تھے۔ ابتدائی زمانہ میں مالابار میں کینانور۔ پینگاڈی اور کوڈالی میں ہی جماعتیں قائم تھیں۔ لیکن اب بفضلہ خدا مالابار کے طول و عرض میں ۲۳ کے قریب جماعتیں ہیں۔ اور ہر جماعت میں اپنی ایک مسجد یا دار التبلیغ اور مدرسہ قائم ہے۔

مسجد احمدیہ پینگاڈی کا پس منظر

ابتدائی زمانہ میں پینگاڈی میں بہت شدت سے مخالفت ہوتی اور بائیکاٹ کیا جاتا تھا۔ اس لئے احمدیوں کے لئے ایک مسجد کی ضرورت بہت شدت سے محسوس کی جانے لگی تھی۔ چنانچہ مکرم مولوی کمال الدین صاحب مرحوم کے والد محترم جناب سی کنہی احمد صاحب نے اپنی ایک زمین پر اپنے ہی خرچ سے ایک مسجد تعمیر کروائی۔ ماہ جون ۱۹۱۹ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے مقدس ہاتھوں سے اس مسجد کی بنیاد رکھ دی گئی۔ اور ۱۹۲۰ء میں اس مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ اور اس مسجد کو مالابار میں سب سے پہلی مسجد ہونے کا شرف حاصل ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جوں جوں جماعت بڑھتی رہی یہ مسجد باوجود اپنی وسعت کے تنگ محسوس ہونے لگی۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدائی وعدہ "میں تیرے دلی محبوں کے اموال اور نفوس میں برکت پر برکت ڈالوں گا" کے مطابق یہاں کے احباب کے اموال اور نفوس میں بھی خدا تعالیٰ نے بہت برکتیں ڈالیں۔ جماعت نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس مسجد کی جگہ ایک بہت بڑی مسجد دو منزلہ تیار کی جائے۔ اور اس تعمیر مسجد کے لئے مرکز یا دیگر جماعتوں سے کوئی امداد نہ لی جائے بلکہ خالصۃً پینگاڈی کی جماعت کے پیسوں سے ہی یہ مسجد تعمیر کی جائے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ پینگاڈی کو خدا تعالیٰ نے اس فیصلہ پر عمل کرنے کی توفیق دی۔

مسجد کی نئی عمارت

ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی خطیر رقم سے نہایت خوبصورت دو سفید میناروں پر مشتمل یہ دو منزلہ وسیع و عریض مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ دونوں منزلوں میں ۸۵۰۔۹۰۰ کے درمیان نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مختلف خوبصورت رنگوں سے آراستہ یہ مسجد جماعت احمدیہ پینگاڈی کے وقار کو دوبالا کرنے والی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کی توفیق ملنے پر جماعت احمدیہ پینگاڈی بہت ہی مبارک باد کی مستحق ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اُن کے اموال اور نفوس میں خدا تعالیٰ زیادہ سے زیادہ برکات عطا فرمائے اور ہمیشہ اس مسجد کو آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افتتاحی تقریب

اس افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے تمام جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کو دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ مختلف جماعتوں سے کثیر تعداد میں احباب پینگاڈی تشریف لائے۔ سارا گاؤں دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا۔ خاص طور پر احمدیہ روڈ جہاں یہ مسجد آباد ہے سفید جھنڈیوں، استقبالیہ دروازوں اور ٹیوب لائٹوں سے بہت ہی خوبصورتی سے آراستہ کی گئی تھی۔ مسجد کے دو بلند میناروں سے روشنی منتشر ہو رہی تھی! اور مسجد بھی بقعۂ نور بنی ہوئی تھی۔ چاروں طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پر مشتمل طغرے آویزاں تھے۔

اس مسجد کا افتتاح ٹھیک ساڑھے بارہ بجے عمل میں آیا۔ قبل از وقت ہی تمام احباب جماعت کثیر تعداد میں مسجد کے سامنے کے گراؤنڈ میں جمع ہو گئے تھے۔ سب سے پہلے خاکسار نے ابراہیمی دعاؤں پر مشتمل تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد مکرم ایم۔ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تعمیر مسجد کے متعلق مختصر طور پر بیان کرتے ہوئے استقبالیہ ایڈریس پیش فرمایا۔ اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مسجد کی دعاؤں کو دوہرایا اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ مکرم مولانا صاحب نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اور سب احباب مسجد میں داخل ہوئے۔ مستورات کے لئے بالائی منزل میں جمعہ کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں کے ایک قدیم احمدی بزرگ مکرم قمر الدین صاحب نے دلنشین اور رقت بھرے انداز میں اذان دی۔ اس کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے خطبہ دیتے ہوئے بتایا کہ مسجد مسلمانوں کی دینی روحانی علمی اور دیگر ترقیوں کا مرکز ہے۔ اور اسلام کی تمام ترقیوں کا منبع مسجد ہی ہوا کرتی ہے۔ آپ نے مسجد احمدیہ پینگاڈی کی تعمیر میں احباب جماعت کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس جماعت کے ہر ایک فرد نے مالی قربانیوں کے علاوہ وقار عمل کی بھی شاندار مثال قائم کی ہے۔ آپ نے بتایا کہ مسجد بنا لینا بہت آسان ہے۔ لیکن اس کو آباد رکھنا بڑی اہمیت اور ذمہ داری کا کام ہے۔

دعوت طعام

نماز جمعہ کے بعد تمام مقامی اور بیرونی احباب اور مستورات کو بریانی کی پُر تکلف دعوت دی گئی تھی۔ اس تقریب میں غیر احمدیوں نے بھی معقول تعداد میں شرکت کی تھی۔

جلسہ عام

جماعت احمدیہ پینگاڈی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۶ ر شہادت ۱۳۵۵ ہش کو شام ۵½ بجے مسجد احمدیہ کے سامنے وسیع گراؤنڈ میں زیر صدارت محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب انچارج مبلغ ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ محترم جناب قمر الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم این کنہی احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا۔

پیغام

اس کے بعد صاحب صدر نے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے اس نئی مسجد کی تعمیر میں تمام احباب کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس مسجد کو آباد رکھے اور جماعت کی مضبوطی اور اتحاد و اتفاق کا ذریعہ بنائے۔ آمین

صدارتی تقریر

مکرم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں مسجد احمدیہ پینگاڈی کی تعمیر اوّلی اور تعمیر نو کی تاریخ بیان فرمائی اور ساتھ ہی مالابار میں احمدیت کے متعلق مختصر روشنی ڈالی۔

تقاریر

اس جلسہ کی پہلی تقریر محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے انگریزی زبان میں کرتے ہوئے سورۃ الجمعہ کی روشنی میں حضرت رسول کریم صلعم کی آمد اور آپ کی بعثت ثانیہ کے طور پر حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کا ذکر فرمایا۔ اس تقریر کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ مکرم این۔ عبد الرحیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن سناتے رہے۔ دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں آیۃ قرآنی "وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ" کی روشنی میں احمدیت کی تائید و نصرت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے دن نازل ہونے والی معجزنما علامات کا ذکر کیا۔ اس جلسہ کی تیسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ حالات بدل رہے ہیں اور مختلف خیالات رکھنے والے بھی آپس میں مل رہے ہیں اور ایک دوسرے کو سمجھ کر باہمی محبت و پیار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غیر از جماعت بھائیوں سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے تعصب اور غیر رواداری کے سلوک کو ختم کر کے اس زمانہ کے مامور من اللہ کی باتیں سننے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ آخر میں صدر اجلاس نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ دعا کے ساتھ جلسہ خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

قسط اوّل

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت ۱۹۷۵ء

(معیار - اوّل - دوم - سوم)

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

۱۹۷۵ء میں ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کا عمر کے مطابق اور نصاب کے مطابق دینی امتحان لیا گیا تھا - جس کا نتیجہ درج ذیل ہے - چونکہ قادیان کی ناصرات کا دینی نصاب زیادہ تھا اس لئے ان کی پوزیشن بھی علیحدہ نکالی گئی ہے - اور بیرون ناصرات کا آپس میں مقابلہ رکھا ہے - **معیار اوّل** کی قادیان کی کل ۳۰ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں - اور سب خدا تعالیٰ کے فضل سے پاس ہوئیں - بیرون ناصرات کی کل ۶ ناصرات میں سے ۲۳ لڑکیوں نے امتحان دیا - اور ۱۸ پاس ہوئیں - **معیار دوم** میں قادیان کی ۵۱ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں - جس میں سے ۴۵ کامیاب ہوئیں - ۹ بیرون ناصرات کی کل ۲۴ لڑکیوں نے امتحان دیا جس میں سے ۲۰ کامیاب ہوئیں - **معیار سوم** کی ہر ناصرات کا مقامی طور پر صدر لجنہ اماء اللہ نے خود زبانی امتحان لیا اس لئے ہر ناصرات کی - اوّل - دوم - سوم کی علیحدہ پوزیشن ہے - معیار سوم میں ۱۰۱ بچیاں امتحان میں شامل ہوئیں سو پاس ہوئیں -

معیار اوّل - دوم - سوم میں اوّل - دوم - سوم آنے والی بچیوں کے نام کے ساتھ پوزیشن لکھ دی گئی ہے - اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ اس سے بڑھ کر دینی امتحانوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین - انعامات و اسنادات انشاء اللہ جلد بھجوائے جائیں گے - ۱۹۷۶ء کا نصاب ہر ناصرات کو بھجوا دیا گیا ہے - نگران ناصرات اپنی ناصرات کی تعداد عمر کے لحاظ سے جلد بھجوائیں -

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

معیار اوّل

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الوحید بشریٰ		۷۳/۱۰۰
۲	" امۃ الشکور ڈوگر	سوم	۸۷
۳	" نعیمہ بشریٰ گھٹیالیاں		۶۴
۴	" نادرہ نسرین		۶۶
۵	" شمیم اختر گیانی		۸۰
۶	" نصیر النساء		۷۶
۷	" امۃ القدوس		۴۵
۸	" بشریٰ صادقہ باجوہ		۶۳
۹	" نزہت طیبہ		۵۴
۱۰	" شمیم اختر بنت مستری محمد حسین صاحب		۵۹
۱۱	" فرحت جہاں		۶۵
۱۲	" سلیمہ شہناز		۵۵
۱۳	" امۃ الکریم		۷۵
۱۴	" امۃ النصیر		۴۲
۱۵	" منصورہ عصمت		۴۹
۱۶	" شاہدہ سلطانہ		۷۳
۱۷	" امۃ الجمیل		۷۳
۱۸	" امۃ المومن		۷۸
۱۹	" طلعت بشریٰ		۵۹
۲۰	" طاہرہ صادقہ		۸۶
۲۱	" حمیدہ عظمت		۷۹
۲۲	" فردوس بیگم	اوّل	۹۶
۲۳	" محمودہ شوکت	دوم	۹۳
۲۴	" منصورہ بیگم بدرہ		۷۲
۲۵	" امۃ الکبیر		۸۱
۲۶	" راشدہ منصورہ		۷۱
۲۷	" مبارکہ ناہید		۴۵
۲۸	" بشریٰ پروین		۳۳
۲۹	عزیزہ امۃ الرؤف		۴۸
۳۰	" ناصرہ پروین		۳۳

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الحیٔ تحسین		۵۶
۲	" صبیحہ بیگم		۳۳

ناصرات الاحمدیہ شیموگہ

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الرشید		۴۷
۲	" فضل النساء		۶۹

ناصرات الاحمدیہ رانچی

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ افشاں احمد		۶۱

ناصرات الاحمدیہ مدراس

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ شکیلہ پروین	اوّل	۹۰

ناصرات الاحمدیہ کرڈاپلی

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ زینب بیگم	دوم	۷۳
۲	" سودہ بیگم		۵۹
۳	" منصورہ بیگم		۵۲
۴	" امۃ القدوس		۶۵
۵	" شکیلہ بیگم	سوم	۶۹
۶	" خدیجہ بیگم		۵۴
۷	" رتیبہ بیگم		۶۲
۸	" مصلحہ خاتون		۴۱

ناصرات الاحمدیہ بنگال

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ شاہدہ بیگم		۷۰
۲	" رابعہ بیگم		۵۸
۳	" مطہرہ بیگم		۴۵
۴	عزیزہ ساجدہ بیگم		۳۵

معیار دوم

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الرشید	دوم	۸۳
۲	" مریم صدیقہ جمیلہ	سوم	۸۱
۳	" امۃ المجید		۷۶
۴	" ناصرہ بیگم ظہور احمد		۷۵
۵	" ناصرہ بیگم احمد حسین	اوّل	۸۵
۶	" ناصرہ بیگم حافظ آبادی		۶۹
۷	" منیرہ خاتون		۶۸
۸	" بشریٰ صادقہ گجراتی		۶۰
۹	" امۃ الحمید گجراتی		۷۱
۱۰	" عارفہ سلطانہ		۶۷
۱۱	" ملکہ منیرہ		۴۴
۱۲	" امۃ القدیر شاکرہ		۶۸
۱۳	" فرخندہ بیگم	دوم	۸۳
۱۴	" امۃ الحفیظ گجراتی		۶۵
۱۵	" صادقہ بیگم		۴۵
۱۶	" امۃ الشکور	دوم	۸۳
۱۷	" امۃ الحفیظ حافظ آبادی		۵۶
۱۸	" زکیہ بیگم		۴۴
۱۹	" فریدہ بیگم		۶۸
۲۰	" بشریٰ پروین		۶۹
۲۱	" امۃ الباسط		۵۰
۲۲	" نصیرہ بیگم		۶۸
۲۳	" نجمہ نصرت		۵۰
۲۴	" امۃ الحفیظ منّو		۷۰
۲۵	" راشدہ سلطانہ		۴۳
۲۶	" مبارکہ بیگم		۳۷
۲۷	" فریدہ عفت		۶۶
۲۸	عزیزہ قمر النساء	دوم	۸۳
۲۹	" امۃ الوہاب		۶۶
۳۰	" حلیمہ زمرد		۷۹
۳۱	" راشدہ رحمٰن		۶۵
۳۲	" بشریٰ رقیہ		۴۱
۳۳	" عائشہ بیگم		۶۷
۳۴	" زینب بیگم		۶۵
۳۵	" شاہینہ نازنین		۵۷
۳۶	" محمودہ پروین		۵۳
۳۷	" امۃ الہادی		۷۰
۳۸	" امۃ الحیٔ		۴۶
۳۹	" طاہرہ مبارکہ جمیلہ		۶۳
۴۰	" صالحہ بیگم		۴۲
۴۱	" ساجدہ پروین		۳۵
۴۲	" سعیدہ بیگم		۳۳
۴۳	" امۃ المنان		۳۶
۴۴	" آنسہ خاتون		۳۳
۴۵	" تسنیم النساء		۳۴

ناصرات الاحمدیہ مدراس

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ مریم صدیقہ	اوّل	۹۰
۲	" وحیدہ عمر		۴۲
۳	" رشیدہ عمر	سوم	۸۲

ناصرات الاحمدیہ شیموگہ

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ گلنار بیگم		۳۸
۲	" بدر النساء		۶۸
۳	" رحمت النساء		۵۷
۴	" یاسمین		۳۹
۵	" قمر النساء		۶۲
۶	" بشریٰ بیگم	دوم	۸۳
۷	" عصمت النساء		۴۴
۸	" دلشاد بیگم		۳۵

ناصرات الاحمدیہ سکندرآباد

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ مسرت جہاں		۳۷
۲	" فرخ دردانہ بیگم		۴۲

ناصرات الاحمدیہ بنگلور

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ طاہرہ تسنیم		۴۸

ناصرات الاحمدیہ رانچی

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ درخشاں احمد		۳۳

ناصرات الاحمدیہ ساگر

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ شکیلہ بیگم		۵۳

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ القیوم پروینہ		۶۰
۲	" سعیدہ بشریٰ		۴۲

یادگیر

۱ - عزیزہ صفیہ بیگم	۵۹
۲ - " عائشہ بیگم	۵۱
۳ - " منیرہ بیگم	۴۶
۴ - " امۃ القدوس	۶۴
۵ - " سارہ خاتون	۵۵
۶ - عزیزہ امۃ الوسیم	۵۲
۷ - " ممتاز بیگم	۶۲
۸ - " امۃ الحفیظ	۵۱

پنگال

۱ - عزیزہ ممتاز بیگم	۳۵
۲ - " کوثر بیگم	۳۵

(باقی)

وصیت سے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

ایک آمدہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ دو سال قبل وصیتوں کے سلسلہ میں دورہ کے نتیجہ کے طور پر جو نئی وصایا ہوئی ہیں (خصوصاً اڑلیسہ کے علاقہ میں) ان موصیوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ جائیداد کی وصیت کے بعد ہر قسم کے چندے ساقط ہو جاتے ہیں۔ اور صرف شرطِ اوّل اور اعلانِ وصیت ادا کر کے حصۂ جائیداد ادا کر دینا کافی ہے۔

لہٰذا اِس غلط فہمی کے اِزالہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وصیت کرنے کے بعد کوئی چندہ ساقط نہیں ہو جاتا۔ البتہ چندہ عام کی بجائے جو آمد پر $\frac{1}{16}$ دیا جاتا ہے چندہ حصہ آمد وصیت کے مطابق ($\frac{1}{10}$ یا $\frac{1}{9}$ وغیرہ) لیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ چندہ کسی بھی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا۔

جائیداد (مکان۔ زمین وغیرہ) جس کی وصیت کی گئی ہے کی آمد پر بھی حصہ آمد وصیت کے مطابق ادا کیا جاتا ہے۔ نیز ماہوار آمد خواہ وہ معین بصورتِ تنخواہ ہو یا غیر معین پیشہ کی آمد پر بھی وصیت کے مطابق چندہ حصہ آمد ادا کرنا لازمی ہے۔

موصی احباب اس بات کو ذہن نشین کر لیں اور اس کے مطابق عمل کریں ۞

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟ اور کیوں ضروری ہے؟

زکوٰۃ اِس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بُخل کی بیخ کنی ہو۔ یہ صرف رُوحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

جس طرح نماز ہر مومن کے لئے ضروری ہے اسی طرح زکوٰۃ ہر مومن کے لئے حیثیت کے مطابق ضروری ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف میں بار بار نماز اور زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس کی توفیق دے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دُعا:- مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور کو بعض پریشانیاں ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی جملہ پریشانیاں دُور فرمائے۔ اور اُن کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱- سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دِل آویز شکلیں۔
۲- گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳- عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351.
P.B. NO. 128.
CABLE:-
"CRESCENT"

عُلماءِ کرام سے صدرِ جمہوریہ ہند کی بعض اہم توقعات — بقیہ اداریہ (۲)

بہ برکت حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا ہے۔ منجملہ ایسے کارگر اسلحہ کے کسرِ صلیب کے دلائل اور اسلام کی زندہ تاثیراتِ عظیمہ کے حقائق ہیں جو ایک طرف دجّالی فتنہ کا زبردست توڑ ہیں، تو دُوسری طرف اسلام کے زندہ اور باخدا دین ہونے کا چمکتا ہوا نشان بھی ہیں —!!

اس لئے بڑا ہی زیرک ہے وہ شخص جو اس حقیقت تک پہنچنے کے لئے کھلے دل و دماغ سے حالاتِ زمانہ پر غور کرتا ہے۔ اور جدید دَور کی طرف سے جو اسلام کو چیلنج دیا جا رہا ہے، اس کا صحیح اور پُر اثر جواب پانے کے لئے امام مہدیؑ اور اُن کی برگزیدہ جماعت کی طرف رجوع کرتا ہے —!!

وما علینا الا البلاغ المبین ۞

تقریبِ رخصتانہ

ربوہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ خاکسار کی نسبتی بہن عزیزہ امۃ الودود سلمہا ایم۔ اے بنت محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی۔ ضلع سرگودھا۔ کی تقریبِ رخصتانہ عزیز چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ اے ابن محترم چوہدری غلام احمد صاحب چیمہ۔ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا کے ساتھ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو مسجد مبارک میں دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

تقریبِ رخصتانہ محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب کے مکان واقع دار الصدر غربی ربوہ میں عمل میں آئی۔ برات آنے پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ نے نماز ظہر سے قبل ساڑھے بارہ بجے دُعا کرائی۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے بھی شمولیت سے نوازا۔ بعد نماز ظہر رخصتانہ کے موقع پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دُعا کرائی۔

احباب دُعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت اور ثمراتِ حسنہ کا موجب ہو۔ آمین ۞

خاکسار: عبد القدیر۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

اظہارِ تشکّر و درخواست دُعا

عزیزم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب نے امریکہ میں سرجری کے سب سے بڑے امتحان F.A.C.S. کے PART I میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فائینل امتحان میں بھی جو عنقریب ہونے والا ہے نمایاں کامیابی عطا فرماوے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے بغرضِ دُعا اعانتِ بدر میں مبلغ -/۲۵ روپے اور درویش فنڈ میں مبلغ -/۲۵ روپے ادا فرمائے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

خاکسار: عبد الحی فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ترسیلِ زر اور انتظامی اُمور سے متعلق مینیجر سے اور مضامین سے متعلق ایڈیٹر سے خط و کتابت فرمائیے!

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN Road
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone: No. 76360.

احمدیہ صوبائی کانفرنس اُتر پردیش آگرہ

مورخہ ۶-۷-۸ جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار، پیر، منگل

امسال آگرہ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی دسویں عظیم الشان سالانہ صوبائی کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے علماء رُوحانی و علمی مضامین پر تقاریر فرمائیں گے۔

احباب کرام سے اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اور ہر ممکن تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

خاکسار: حمید اللہ خان سیکرٹری برائے صوبائی کانفرنس اُتر پردیش۔

پتہ:- احسان منزل۔ انصاریاں اسٹریٹ
سہارنپور (یو۔پی) پن 247001

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام ناصر آباد

بتاریخ ۷-۸ اگست ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار

وادیٔ کشمیر کی جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی نمائندگان نے امسال سالانہ کانفرنس کے لئے ناصر آباد (کولگام) کا تعین کیا ہے۔ لہٰذا مندرجہ تاریخوں پر ہماری یہ کانفرنس انشاء اللہ العزیز ناصر آباد میں منعقد ہوگی۔ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ ممبران کے اتفاق سے محترم مبارک احمد صاحب نقشبند صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کو صدر مجلس استقبالیہ اور محترم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ شورت کو نائب صدر مجلس استقبالیہ منتخب کیا گیا ہے۔ احباب ضروری امور سے متعلق ہر دو عہدیداران سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہماری اس کانفرنس کو کامیاب کرے۔ آمین۔

خاکسار: غُلام نبی نیاز خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سرینگر

تحریک جدید کے مالی جہاد کی اہمیّت!

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اے عورتو!! تمہارا فرض ہے کہ اس تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مندرجہ بالا ارشاد سے تحریک جدید کے مالی جہاد کی اہمیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بہت سے بعد میں آنے والے احباب پر اس تحریک کی اہمیت واضح نہیں ہوئی۔ اگر ان کو اس کی اہمیت کا علم ہو جاتا تو وہ اس میں باقاعدگی سے حصہ لے رہے ہوتے۔ پس احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں یا بچے اس تحریک کی اہمیت سے آگاہ فرمائیں۔ اور اس تحریک میں شامل کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درویش فنڈ کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے۔ لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا۔ اور دوسرے حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین بجا لاویں۔ پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں۔ اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو توجہ کے انتشار کا باعث ہوں۔ حقیقتاً ہم پر درویشوں کا یہ احسان ہے کہ وہ بھاری قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ پس یہ امداد ہرگز صدقہ و خیرات کے رنگ میں نہیں بلکہ محبت کا ایک تحفہ ہے جو شکر اور قدردانی کے رنگ میں ہم یا ہندوستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔"

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

عزیزم وسیم احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۸؍۴؍۷۶ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے زچہ و بچہ کی کامل صحت و سلامتی اور بچہ کے خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نومولود محترم عبدالشکور صاحب آف سج پور کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر جہت سے دونوں خاندانوں کے لئے قرۃ العین اور موجب برکات بنائے آمین۔

خاکسار: خلیل الرحمٰن قادیان

عہدیداران مال کی خدمت میں ضروری گذارش

براہ راست رقوم چندہ مرکز میں بھجوانے کی سہولت!!

سٹیٹ بنک آف انڈیا کے ہیڈ آفس نئی دہلی نے ہماری درخواست پر سرکلر A.A.No.1 سنہ ۱۹۷۶ء کیا ہے کہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں قادیان سے باہر کی جماعتوں سے بھجوائی جانے والی رقوم بلا فیس وصول کر کے بھجوائی جائیں۔ ایسی جملہ رقوم M.T. (MAIL TRANSFER) کے ذریعہ سٹیٹ بنک آف انڈیا کی برانچ قادیان میں ہمارے حساب میں جمع ہوگی۔ اور سٹیٹ بنک کی بیرونی برانچیں رقوم وصول کرتے وقت احباب کو رسید دیا کریں گی۔

اس بارے میں احباب مندرجہ ذیل اُمور کو مدنظر رکھیں:-

(۱) سٹیٹ بنک آف انڈیا کی قادیان برانچ میں ہمارا اکاؤنٹ (صدر انجمن احمدیہ قادیان) ——— SADR ANJUMAN AHMADIYYA QADIAN کے نام ہے۔ اس لئے احباب رقوم جمع کراتے وقت فارم پر "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں جمع ہونے کا درج فرمایا کریں۔ ہمارے اکاؤنٹ کا نمبر ایک ہے۔

(۲) احباب رقوم جمع کرا کر رسید بنک اور تفصیل چندہ دفتر ہذا کو ارسال فرما دیا کریں۔

(۳) سٹیٹ بنک کے سرکلر کی مصدقہ نقول جملہ جماعتوں کو بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی جماعت میں سرکلر کی نقل نہ ملی ہو تو مطلع فرما دیں تا دوبارہ بھجوا دی جائے۔

(۴) امید ہے احباب اس سہولت سے فائدہ اُٹھا کر قومی مالی بچت کریں گے۔

خاکسار:- عبدالقدیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کا لڑکا جاوید احمد لون امسال میٹرک کے کچھ پرچوں کا امتحان دے رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد یوسف تاثیر۔ یاڑی پورہ۔ (کشمیر)

(۲) خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم امینی سلمہا اللہ ماہ مئی میں بی۔اے فائنل کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے احباب کرام اس کی نمایاں کامیابی کیلئے دُعا فرما دیں۔ اور دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو خادمۂ دین بنائے اور اس کا مستقبل روشن ہو۔ نیز آج کل جنوبی ہند اور اُڑیسہ کی جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر ہوں۔ دورہ کی کامیابی اور نیک نتائج کے لئے بھی دُعا فرما دیں۔

خاکسار: شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر بدر)